صداقت کا جان نثار گورنمنٹ کا وفادار دہلی کا مشہور اخبار جو ہر جمعہ کو دار السلطنت انڈیا دہلی سے شایع ہوتا ہے

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۲۶

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ ۲ؔ

الحق ایجنسی کی نادر کتابین [best reading of ornamental banner]

تفسیر اتقان اردو

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تفسیر کا بامحاورہ اردو ترجمہ دو جلدون مین ہے۔ اس تفسیر کی خوبی بیان سے باہر ہے جس حسن و خوش اسلوبی سے امام مرحوم نے اس نادر تالیف مین حقایق معارف قرآن مجید کو بیان فرمایا ہے۔ دیگر ضخیم تفسیرون مین بھی وہ موجود نہین جملہ علوم۔ ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل عام مجمل مفصل محکم متشابہ ظاہر و نص کیفیت نزول۔ اسباب نزول۔ جائے نزول اعجاز طریق استنباط وغیرہ امور کو نہایت تفصیل سے لکھا ہے۔ ہر دو جلد کی اصلی قیمت ۶ؔ رعایتی ۵ؔ مجلد ۵ؔ

حمایل شریف

با ترجمہ شمس العلماء حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی۔ ۲۲ × ۲۲ تقطیع پر ۹ ۴۰ صفحے ایک صفحہ مین متن اور دوسرے صفحہ مین بالمقابل ترجمہ۔ حاشیہ پر فوائد

ہر آیت کے متعلق سلسلہ وار ہندسے ڈالکر حسب سطر مطابق نشان لگائے ہین۔ مجلد ۲ؔ دو روپے۔

تاریخ اسپین

مخزن کمالات صفحے ۸

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نبیرہ سرسید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوا لیا۔ اصلی قیمت للعہ ہے مترجم مرحوم کے وفات ہو جانے سے اس کی چند جلدین ہمنے اور بھی خرید لی ہین وزن اس کا ایک سیر دو چھٹانک ہے رعایتی قیمت پر دفتر الحق سے بے جلد ۳ؔ مین اور مجلد نفیس ۳ؔ مین بلا محصول ملے گی۔ جلد درخواست بھیجین۔ ورنہ پھر ایسی کتاب اس قیمت پر نہ مل سکیگی۔ دیگر مطبع ہا و تاجران کتب سے اس کی قیمت للعہ رہی ہے

ضرورت زمانہ

آریون کے فیصلدار بڑے بڑے اعتراضون کا معقول منقول سے جواب جو اہل اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہین قیمت ۸

جلد ۳ مطبوعہ ۲ فروری سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۱۲ صفر المظفر سنہ ۱۳۳۰ھ یوم جمعہ نمبر ۵

الحق دہلی

سیاہ بادلون مین روشنی کی ایک شعاع

ہندو مذہب کی انقلابی تاریخ پنڈت دیانندجی سے شروع ہوتی ہے جنہون نے زمانہ کی زندہ ترقیون کو ویدوں ہی سے وابستہ کیا ہے - آپ سے پہلے ہندوؤن کو خیال بھی نہ تھا کہ وید جملہ علوم و فنون کا سرچشمہ ہے - پنڈت جی کی قلمی برکتوں سے آریہ سماج کے درمیان سے ایک سیلاب اوٹھا جو ہندو مذہب کے بے شمار قدیمی عقاید کو اپنے ساتھ بہالے گیا - اور پنڈت دیانندجی کو بت شکن کے لقب سے پکارا گیا - ویدون کی رو سے برہمن کی عمر کا پہلا حصہ تحصیل علم مین دوسرا کاروبار زندگی مین - اور تیسرا سنیاس مین ہے جس مین وہ تمام قیدوں سے آزاد ہو جاتا ہے - مگر آریہ سماج مین ویدون کا پڑھنا تیسرا اصول قرار دیا گیا ہے - مہاشہ دہرم پال لکھتے ہین -

ہم نے نہ صرف اپنے ہی طور پر سوامی دیانند کے کیے ہوئے یجروید بہاشہ کو شروع سے لیکر آخر تک پڑہا - بلکہ اوس کا اردو جیسی زبان مین ترجمہ کر کے دیگر ہزارون غافلون تک بھی اس کو پہونچا دیا ہم نے آریہ سماج کے تیسرے اصول پر ریاکارون یا اندہون کی طرح دستخط نہین کئے تھے بلکہ ہم نے اوس پر عمل ہی کیا اور کر رہے ہین - اس شخصی مثال کے دینے سے ہمارا مطلب ہرگز یہ نہین ہے کہ ہم اپنے آپ کو کسی اونچی جگہ پر پہونچانا چاہتے ہین بلکہ صرف اس قدر دکھانا مقصود ہے کہ آریہ سماج کے وہ تمام ممبر یا مہاشہ اس بات کو محسوس کرین کہ جس اقرار نامہ پر انہون نے دستخط کئے ہین - دیانت داری اسبات کا تقاضا کرتی ہے کہ کم از کم اوس پر عمل بھی کرین - اگر وہ عمل نہین کرتے تو وہ اپنی مثال سے اس اصول کی بھی بے قدری کرتے ہین - جو درحقیقت دیانتدار اور نیک نیت ہین وہ اپنی غفلت اور کوتاہی کو تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہوئے لیکن جو محض بہانا ڈہونڈنا چاہتے ہین وہ عموماً یہ جواب دیتے ہین کہ ویدون کا مطالعہ ہمارا کام نہین ہے کیونکہ ہمارا برہم چریج ٹھیک نہین ہے - ہم سنسکرت نہین جانتے ہم درشن شاستر نہین پڑہے گوروکل سے جب گوتم کناد پتنجلی ودیا سماپت کر کے آئینگے وہ ویدوں کے ترجمے کرینگے - اور ہمارے کان مین آکر آواز ڈالینگے - تب ہم ویدون کا مطالعہ کرینگے لیکن ان کو ایک منٹ کیلئے بھی یہ خیال نہین آتا کہ سوامی دیانند سے بڑھ کر برہم چاری یوگی کہاں سے آئے گا - اس رشی سے بڑھ کر شاستر جاننے والا کون سے گوروکل سے نکلے گا جس کی انتظاری مین وہ چشم براہ ہین -

مہاشہ صاحب کا دعوےٰ ہے کہ ہم نے ویدون کو پڑہا بھی اور اسپر عمل بھی کیا لیکن آپ کی سماجی زندگی کے واقعات اس کے برخلاف ہین اور وہ آپ کی دیو سماجی لائف سے بھی کسی قدر بڑے چڑہے ہین - ویدون نے نجات کا دار و مدار اعمال کے درست ہونے پر رکھا ہے - اگر مہاشہ صاحب اپنے واقعات اعمال کی درستی سے منسوب کرین تو جس سوسائٹی نے اون کو بجائے دہرمپال کے "دہرم گال" کہا ہے وہی اون کے بخیئے اودھیڑنے پر تلی ہوئی ہے - ان سے جو فاش غلطیان سرزد ہوئی ہین - جو حالات اخبارات مین شایع ہو چکے ہین - وہ کبھی اعمال کی درستی پر دلالت نہین کرتے - ہان ہمین یہ کہنے مین تامل نہین ہے کہ مہاشہ دہرمپال نے پنڈت دیانندجی کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی جس طرح گرو نے اپنی ستیارتھ پرکاش مین - مذاہب عالم کو ایک ہی لکڑی سے ہانکا اوسی طرح اون کے چیلے نے - مذہب اسلام اور دیو سماج پر زہر اگلا غرض نکتہ چینی مین مہاشہ دہرمپال اور پنڈت دیانند - دونوں کا پلہ برابر ہے - اور آج وہ بدگوئی کی عادت اور تبدیل مذہب پر پشیمان ہین - اپسند مین ہے کہ جو اشخاص

پتھر کہ مارتے ہیں یعنی آن کے علم پر جہالت کی نقاب ڈالتے ہیں وہ اس جنم ہے۔ اُکٹھنے کے بعد اپنے جنم مین جا پہونچے دا سرون کے جنم ہین اور جو گہری تاریکی مین ڈوبے ہوئے ہین اس کسوٹی پر مہاشہ صاحب کی زندگی کو کسا جائے تو فوراً ہی دنیا مین یہ راز عیان ہو جائے گا کہ مہاشہ اسلام چھوڑکر اپنے جنم مین گئے کہ آج آریہ سماج بھی اونہین گہری تاریکی مین ڈوبا ہوا پاتا ہے اور اس کا مقولہ ہے کہ آریہ سماج کو گہن کا کیسا لگا۔ آئے دن سماج مین پڑا رہتا کیجاتی ہے کہ اس بلا سے نجات ملے کوئی کہتا ہے کہ وہ کونسی بری گھڑی تھی کہ جب آریہ سماج نے عبدالغفور نامی ایک مسلمان کو شدھ کیا۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ عبدالغفور جو مسلمانون سے نکل کر ویدک سماجی بنا اور دیو سماجیون سے روٹھ کر آریہ سماج مین داخل ہوا اوس سے یہ امید کرنا فاش غلطی ہے کہ وہ آریہ سماج کیلیے فائدہ مند ہوگا۔ ایک کہتا ہے کہ آریہ سماج کی قسمت برگشتہ تھی کہ اوس نے بلاسوچے سمجھے ایسے خطرناک شخص کو اپنے مین ملایا۔ دوسرا کہتا ہے کہ مسلمانون سے قومی عداوت کا پیدا ہو جانا صرف دہرمپال کی مہربانیون سے ہوا ہے۔ تاہم مسلمانون مین عداوت کی بنیاد ڈالنے والی دیانندجی کی ستیارتھ پرکاش ہے۔ آریہ سماج مین جو پہلے ہی سے گالی گلوج کا مواد اکٹھا تھا اوسکو مہاشہ دہرمپال نے اور بھی زیادہ ترقی دی اور انہون نے اپنی غلط فہمی سے اور سوسائٹی کے طریقہ عمل سے (دویا) یعنی اعلیٰ علم اسی کو سمجھا اور اسی پر نجات کا دارومدار خیال کیا کہ دیگر مذاہب پر بیجا فضول حملے کیے جائین۔ اس وقت مہاشہ صاحب تو یہ دعوے کرتے ہین کہ ہم ویدون کی پرچار کر رہے ہین اور ویدون کے جاننے والے ہین۔ ہم ویدون پر عمل کرنے والے ہین۔ لیکن آریہ سماج سے یہ آواز آرہی ہے کہ دہرمپال آریہ سماج کے دوست نما دشمن ہین۔ اس آستین سے اپنی سوسائٹی کو بچایا جائے۔ کیا مہاشہ صاحب پر جو آفتین نازل ہورہی ہین۔ وہ ویدون کے پرچار سے ہورہی ہین۔ تو جو لوگ وید پڑھنے سے بیزار ہین۔ جن کا یہ قول ہے کہ ”ویدون کا پرچار ہمارا کام نہیں ہے“ وہ ایک مدت تک صحیح راستہ پر ہین۔ مہاشہ دہرمپال نے تو وید پڑھکر یہ کچھ قیامت ڈھائی اگر تمام سوسائٹی وید پڑھے تو خدا جانے کیا کچھ ہو۔ کہا جاتا ہے ”اگر تم کتاب ہمارے کان مین اگر آواز دے لینگے تب ہم ویدون کا مطالعہ کرینگے“ اس اعتراض سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ پنڈت دیانند نے جو قدیم مذہب کی ترمیم کی ہے اور آریہ سماج کا تیسرا اصول ویدون کا پڑھنا قرار دیا ہے اوس سے چشم پوشی کرکے آریہ سماج گوتم اور کنادکو ڈھونڈھتی ہے۔ جس پیشوا کے معتقد اوس کی باتون کو گرہ مین نہیں باندھتے اور دور ونکے متلاشی ہین
باقی آیندہ

ایک خوفناک واقعہ

اس مہذب زمانہ مین ہر جگہ انسانی بھلائی اور بہبودی کے قابل ہونے نظر آتے ہین۔ لیکن برے رسم و رواج کے اثر سے اب بھی کسی نہ کسی دماغ مین جہالت کا مادہ بھرا ہوتا ہے۔ حال مین ہائیکورٹ الہ آباد (صوبجات متحدہ) نے ایک شخص بھگوان داس نامی کو سزائے موت دی ہے۔ واردات یہ ہے کہ ایک لڑکی دوسری لڑکیون کے ساتھ جنگل مین ایندھن چن رہی تھی۔ ملزم نے اور لڑکیون کو بھگاکر روتی ہوئی لڑکی کو گود مین اٹھالیا اور اس گڑھے مین ڈال دیا جس کو وہ پہلے سے کھود گیا تھا اور تین بار بڑے زور سے نعرہ لگایا کہ۔ مہابیر کی جے۔ کالی ماتا کی جے۔ بندھیا چل کی جے۔ مین تمکو یہ بھینٹ دیتا ہون۔ پھر ایک پتھر لڑکی کے سر پر مارا اور دوسرا کمر پر رکھکر نعش کو ڈھانپ دیا۔ جب لڑکی کے والدین کو یہ حال معلوم ہوا۔ تو وہ اس مقام پر پہونچے۔ قاتل پاؤن کے زور سے مٹی مین لاش کو روند رہا تھا۔ جب تلاش کنندگان اوس کے قریب پہونچے تو قاتل کندھے پر لاٹھی رکھکر اونکی طرف بڑھا اور پھر ایک بار اونہین فقرات کو دوہرایا جو لڑکی کو قتل کرتے وقت کہے تھے۔ پولس کا خیال تھا کہ وہ دیوانہ ہے۔ لیکن چند روز حراست مین رکھنے سے معلوم ہوا کہ اس واقعہ کے متعلق اوسکو سب کچھ یاد ہے لہذا عدالت نے اوس کو سزائے موت دی۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کو ابھی بہت کچھ تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے اور جب تک اوہام کا خاتمہ نہ ہوگا ملک سے جہالت کی بیخ و بنیاد نہیں اکھڑ سکتی عدالت نے جس فعل کو ہیبت ناک جرم قرار دیا تھا وہ قاتل کے نزدیک ایک مذہبی فرض تھا اس لیے بعض عقاید مین بھی مفید اصلاح کی ضرورت ہے۔

مذہبی تعلیم

مسٹر ہنی لینڈ کا بیان ہے کہ ہندوستان مین گذشتہ چند سالون سے مذہب کو تعلیم کے دائرہ سے بالکل نکال دیا گیا ہے۔ اور طلبا غیر مذہب کے عقائد کی واقفیت اپنی گذشتہ عظمت کو بھول گئے ہین۔ ہندو مذہب۔ انڈیا کا قدیم مذہب ہے اور ایک ہزار سال سے اسلام بھی ہندوستان مین مروج رہا ہے مگر ایک مدت سے ان دونو مذاہب کو اہل ہند کی تعلیم سے خارج کیا گیا ہے اور ان دونون کو ملکی زندگی سے نکال کر بہت دور پھینک دیا گیا ہے۔ تاہم مسلمان دوراندیش ہین وہ اپنے بچون کو انگریزی پڑھانے سے پہلے مذہب کے زیر اثر لاتے ہین جس کا نہایت مفید نتیجہ نکلتا ہے۔ ہندوؤن نے مذہبی تعلیم کی طرف سے غفلت کی ہے اس لیے اون پر مذہب کا

اثر نہیں رہا"۔ اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں میں ابھی مذہب کا خیال موجود ہے اور جس قدر عربی دان پائے جاتے ہیں اوس قدر ہندؤں میں سنسکرت دانوں کا کال ہے لیکن جس مذہبی سپرٹ کی حاجت ہے وہ ان میں ابھی موجود نہیں ہے۔ اگر عربی دانوں کی کافی تعداد ہو جائے اور ہر شخص قرآن مجید کے مطالب کو سمجھ لے تو ہماری قومی زندگی نہایت شاندار بن سکتی ہے۔ دنیا کی تمام زبانوں میں کلام مجید کا ترجمہ ہو جائے تو عمدہ طریقہ سے اسلام کی اشاعت ہو سکتی ہے۔ ہندوؤں میں مذہب کا اثر کمزور ہوتے ہوئے بھی اتفاق اور اتحاد کی مثالیں موجود ہیں اور ہندوستانی مسلمان ابھی تک ایک دوسرے کے درد کا احساس نہیں کر سکتے۔

مشرقی تہذیب پر ناواجب الزام

ایک اخبار لکھتا ہے کہ بلند شہر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ایک مقدمہ کا فیصلہ لکھتے ہوئے یہ رائے دی ہے "مشرقی ممالک والوں کی نظر میں قصور وار یا بے قصور ہونا کوئی چیز نہیں ہے اور وہ گواہی دیتے وقت سچ بولنا اپنا فرض خیال نہیں کرتے۔ تمام ایشیائی دنیا پر ایسا غلط الزام لگانا ایسے شخص کے لئے نازیبا ہے جو منصف بنکر فیصلہ کر رہا ہو۔

گورمکھی میں قرآن شریف کا ترجمہ

سکھوں اور مسلمانوں میں یگانگت کی زندگی پیدا کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے کہ سکھ صاحبان قرآن مجید کے مطالب کو سمجھیں۔ تاریخی طور پر دونوں قوموں میں جیسا اتحاد ہونا چاہیئے اوس کا ایک حصہ بھی نہیں۔ سکھوں میں ایسے اشخاص بہت کم ہیں جو اہل اسلام کے اتحاد کو اپنے لئے مفید سمجھتے ہوں۔ ہمارے معاصر نور نے قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ میں بہت سی غلطیاں بتائی ہیں اور دیباچہ کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ خطرناک ہے اور اسلام کی طرف سے سکھوں کے دلوں میں سخت بدگمانی اور غلط فہمی پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ اڈیٹر صاحب نور دیباچہ کی تردید کے لئے آمادہ ہیں۔ سکھوں کی بدگمانیاں رفع کرنے کے لئے اسلامی پبلک کا فرض ہے کہ اس کار خیر میں ہاتھ بٹائے اور اڈیٹر صاحب اخبار نور قادیان کی مالی امداد کرے۔

ہمدردی کے لئے اجازت کی درخواست

مسلمان ہمدردی کی قوت کو بھی ناجائز طریقہ سے استعمال نہیں کرتے اور وہ مجروحان ترک کا ماتم کرتے ہوئے بھی ایسی باتوں کے روادار نہیں جو قانون کے خلاف ہوں جن سے گورنمنٹ کی وفاداری میں کسی قسم کا خلل پڑ سکے۔ مسلمانوں کی ایک سوسائٹی نے تجویز کی ہے کہ ترکی مجروحوں کی ہمدردی کے لئے ایک پارٹی روانہ کریں اور مزید احتیاط کے لئے گورنمنٹ بنگال سے دریافت کیا ہے کہ یہ فعل شاہی اعلان کے خلاف اور بے جانبداری کے قواعد توڑنے اور مستوجب سزا ہونے کا تو موجب نہ ہوگا۔ گورنمنٹ کی طرف سے اون کو یہ جواب ملا ہے کہ اگر ماہران فن اس کام کے لئے طرابلس جانا چاہیں تو اصول بیجانبداری کے خلاف نہیں ہے۔ یہ ایک معقول جواب ہے جس سے گورنمنٹ کی بیدار مغزی کا ثبوت ملتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے قومی جذبات کا بخوبی احساس کرتی ہے۔ گورنمنٹ بنگال نے یہ رائے دی ہے کہ معمولی آدمیوں کا فنڈ جو اس کام کے لئے جمع ہے وہ مسٹر امیر علی کو انگلینڈ بھیجدیا جائے اور وہ وہاں سے ایک میڈیکل مشن مناسب کے لئے طرابلس روانہ کریں۔ طرابلس کے مجروحوں کے ساتھ ہم ہمدردی کو برا نہیں سمجھتے لیکن سب سے پہلے اپنے ملک کی حالت دیکھنی چاہیئے۔ گجرات میں لاکھوں انسان قحط سے مر رہے ہیں اون کی خبرگیری سے غافل ہو کر ہزاروں روپیہ کے صرف سے میڈیکل مشن بھیجنا خالص انسانی ہمدردی پر مبنی ہو سکتا ہے۔ گورنمنٹ کی اس رائے سے بخوبی آشکارا ہے کہ طرابلس اور اٹلی کی لڑائی مسیحیت اور اسلام کے درمیان نہیں ہے۔ اور یہ بھی جتایا ہے کہ ہمدردی اچھی ہے جو گھر سے شروع ہو۔ گجرات میں ہزاروں مسلمان قحط سے مر رہے ہیں اون کی مدد سے غافل ہو کر دور کی مصیبت کا لحاظ رکھنا بعید از عقل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مسلمانان ہند کو اپنے دیگر ممالک کے تمام ہم قوموں سے دلی محبت رکھنی چاہیئے مگر اپنی ضروریات کو چھوڑ کر دوسروں کی تشنگی بجھانی فعل عبث ہے۔

دنیا کے مستقبل کی بابت پیشین گوئی

جس طرح شہد کی مکھیاں خوشنما پھولوں کے اردگرد جمع ہو کر شہد حاصل کرتی ہیں اسی طرح انسان علم کے ذریعے نئی نئی باتوں کی ٹوہ لگا رہا ہے۔ فرانس کے مشہور سائنٹفک پروفیسر سرگیبل فلیمر آئندہ زمانہ کی بابت یہ حکم لگاتے ہیں کہ دنیا کی آبادی ۲۷۳ کروڑ سے گزر کر ایک ہزار سال کے بعد ۷۰ کروڑ ہو جائیگی۔ پھر

پروفسر آگے چلکر کہتے ہین کہ تمام دنیا مین انگریزی زبان کا رواج ہوجائیگا یہ ٹھیک ہے کہ ضروریات زمانہ انگریزی دانی کی متقاضی ہین ۔ لیکن جو دن بدن احاطہ عالم مین قومین بیدار ہوتی جائینگی وہ اپنی زبان کو فروغ دینگی اس حساب سے انگلش زبان کا تنزل ہوگا نہ کہ ترقی ۔ پروفسر صاحب فرماتے ہین کہ شخصی حکومتون کے بجائے دنیا بھر مین جمہوری حکومتین قائم ہوجائینگی اور تمام عالم مین ایک ہی قسم کا سکہ رائج ہوگا اور دنیا مین لڑائی جھگڑے کا نام نہین رہیگا ۔ یہ بھی قانون قدرت کے خلاف ہے ہمیشہ ایک قوم دوسری قوم پر غالب ہوتی چلی آئی ہے اور اس زمانہ مین جنگی مادہ جسقدر ترقی پذیر ہے اوس سے امید نہین کہ دنیا آرام سے بیٹھے ۔ پروفسر صاحب کہتے ہین کہ ریلوی سٹیمرون کو برقی طاقت سے چلایا جائے گا اور ایک ملک سے دوسرے ملک مین جانے کے لیئے ہوائی جہاز کا استعمال کیا جائیگا ۔ انگلستان اور فرانس کے درمیان خلیج واقعہ ہونے کے باوجود دونون ملکون کے مابین ٹریل جاری ہوگی اور تمام دنیا کے لوگ دور دراز ممالک مین اپنے رشتہ دارون سے بذریعہ ٹیلیفون بات چیت کرینگے ۔ بلکہ آسٹریلیا کے لوگ لندن کے تماشون کو گھر بیٹھے دیکھ لینگے ۔ پروفسر صاحب نے اپنے خیالات کے وسیلہ سے مادی دنیا کے عجائبات کا نظارہ دکھایا ہے ۔ ہم خیال کرتے ہین کہ روحانی دنیا مین بھی ضرور ترقی ہوگی ۔ جو لوگ مذہبی فرائض کی ادائیگی مین مصروف ہین وہ بھی عالم باطن کی مشینوں سے دوسرون کو حیرت مین ڈالدینگے ۔

اتفاق کا راگ

ہندو مسلمانون کے موجودہ مسئلہ پر لاہوری ٹریبیون نے کافی روشنی ڈالی ہے ۔ وہ ملک کے آگے یہ سوال پیش کرتا ہے کہ کیون ہندو اور مسلمان آپس مین اسی طرح متحد نہ ہوجائین جس طرح جاپان مین بدھ مذہب اور جاپانی عیسائیون مین یا انگلستان مین پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھلک عیسائیون مین اتحاد اور اتفاق موجود ہے ۔ جب ہندو اور مسلمانون مین ایسا اتحاد ہوجائے گا ۔ تو میری رائے ہین گاؤکشی ۔ اور محرم اور دسہرہ کے جھگڑے ۔ اور تمام دیگر تنازعات کا خاتمہ ہوجائے گا اور ہندوستان کے اہم معاملات دونون قومون کے باہمی اتفاق سے طے ہوجائین گے اس خیال کے پورا ہونے کے لئے یہ ضروری نہین کہ لیگ یا انجمنین توڑ دی جائین بلکہ یہ ضروری ہے کہ اپنے خیالات دونون اقوام آپس مین متحد کرلین مسلم لیگ مسلمانون کے خیالات کا پورا پورا لحاظ رکھے مگر اوس کو چاہیے کہ مسلمانون کو نیشنل کانگرس مین شامل ہونے سے منع نہ کرے ۔ کیا مسلم لیگ کے اور دوسرے ممبر اس رائے کو قبول کرلینگے ؟ ہم کہتے ہین کہ ہندو جماعت کیون نہ آریہ سماج کے خیالات کی اصلاح کرے اور کیون نہ ان کتابون کو دریا برد کیا جائے جن سے ہندوستان کی دو قومون مین ان بن پیدا ہوگئی ہے ۔ ٹریبیون نے جن باتون کا اظہار کیا ہے ۔ اس مین ایک گئو خوری بھی ہے ۔ ہم تمام مسلمانون کے قائم مقام بنکر یہ کہتے ہین کہ ہندوؤں کی دل آزاری اور دل شکنی کے لئے ہرگز گائے حلال نہین کیجاتی بلکہ مذہب اسلام مین جہان اور چیزین حلال ہین وہان یہ بھی ۔ گائے کا مسئلہ ایسا مشکل ہے ۔ کہ وہ کبھی نہین طے ہوسکتا ۔ اگر ہمارے لیڈر صاحبان غیر تعلیم یافتہ جماعت کے سامنے اس کا ذکر کرین تو وہ اُسے اپنی دلشکنی متصور کرینگے ۔ البتہ اور امور کا فیصلہ ہونا ممکن الوقوع ہے بشرطیکہ ہمارے بھائی آریہ سماجی غیر مذاہب پر ناواجب اعتراض چھوڑکر فرقہ ہونے کی حیثیت سے اوسی طرح اپنی مشن کو انجام دین جس طرح اور دیگر مذاہب ہندوستان مین موجود ہین ۔

ایک منصف مزاج پادری

مسٹر میلولینڈ ۔ لندن کے پادریوں مین ممتاز درجہ رکھتے ہین ۔ آپ نے احمد رضا بک کے نام ایک چٹھی لکھی ہے ۔ جس مین اپنی قوم کی ناواجب کاروائیوں پر دلی تنفر کا اظہار کیا ہے پادری صاحب لکھتے ہین کہ اس پر آشوب وقت مین تمدنی دنیا کی آنکھین آپ کی طرف لگی ہوئی ہین ۔ اور عیسائی آپ کے خون کے پیاسے ہین جو صلیب اور امن کی بنیادون کو ہلا دینے پر تیار ہین ۔ مین اور میرے دیگر احباب کی رائے ہے کہ آپ لوگ ممالک ارمن اور ارناؤٹ کی حالت زار پر توجہ مبذول فرمائین آپ کا فرض ہے کہ مخالفانہ کاروائیوں کی خبرگیری کے واسطے خفیہ مخبر چھوڑ دین کیونکہ آپ کی سلطنت بہت خطرہ مین ہے اگر آپ اس بھڑکنے والی آگ کو ٹھنڈا کر دینگے تو نقصان عظیم ہوگا ۔ اور ارمنی جرائم پیشہ لوگون کو معقول سزا دینگے تو آپ کے عظمت اور جبروت مین جو سلطنت کا جزو اعظم ہے ۔ فرق آجائے گا گو آپ لوگ باغی والدن کو تلوار کے گھاٹ اوتار کر موت کا مزا چکھا سکتے ہین مگر آئندہ خطرات سے غافل نہ رہنا چاہئے اور قاتلوں کو معقول سزا دیکر اپنے رعب کا سکہ بٹھانا چاہئے ۔ مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ اور آپ کی پارلیمنٹ میرے خیالات پر غور فرمائے ۔ اس خطکی عبارت شاہد ہے کہ ابھی مسیحی دنیا ہمدردی اور دلسوزی سے خالی نہین ہے ۔ طرابلس کے دردناک واقعات سے جن لوگون کا دل بھر آتا ہے ہمین یقین ہے کہ وہ ایران کیلیے بھی ہمدردانہ صدا کو بلند کرینگے ۔

ہندوستان سے شہنشاہ معظم کی روانگی

قانونی کونسل بمبئی کے ایڈریس پر ہز مجسٹی نے ارشاد فرمایا۔ کہ مین اور ملکہ معظمہ اس رخصتی ایڈریس کا دلی شکریہ ادا کرتا ہون۔ شہر مین ہند پر قدم رکھتے ہی بمبئی مین جس سرگرمی سے ہمارا استقبال کیا گیا وہ اہل ہند کی اوس دلی وفاداری اور اطاعت کا پیش خیمہ تہا۔ جس کی مثالین ہندوستان کے دوسرے مقامات مین نظر آئین۔ ہماری موجودہ سیاحت سے آپ لوگ ہندوستان کو جن فوائد کے پہنچنے کی امیدین لگائے ہین۔ اُن امیدون نے ہماری خوشی کو بڑھایا ہے۔ ہماری دلی آرزو بہی یہی تہی خوشی کا مقام ہے کہ یہ مدعا پورا ہوا وفاداری کے جذبات کا ایسا گہرا اثر ہمارے دلون پر ہوا ہے جس کا الفاظ کے ذریعہ سے بیان کرنا ناممکن ہے۔ ہم ہندوستان سے روانہ ہوتے وقت اُن تمام خوشگوار واقعات کی یاد اپنے دلون مین لئے جاتے ہین۔ جو اس ملک مین پیش آئے۔ ہندوستان مین ہر قوم اور مذہب کی رعایا نے ایکدل ہوکر ہمین مبارکباد دی ہے۔ اور ہمارا استقبال کیا ہے۔ اس لئے کیا یہ ممکن نہین ہے۔ کہ ہندوستان کے باشندے آئندہ بہی اتحاد اور اتفاق کے رشتہ مین منسلک رہین۔ اور اپنی پرائیویٹ زندگی کے روزمرہ تعلقات کو بہی اتفاق کے تابع رکہین۔ ہم بہی محبت بھرے الفاظ سے حضور ممدوح کو الوداع کہتے ہین۔ اور دعا کرتے ہین کہ ہز مجسٹی اور ملکہ معظمہ خیریت کے ساتھ انگلینڈ مین پہونچین۔

ہماری آئندہ پالیسی کا سوال

اخبار بنگالی کی رائے ہے کہ مسلمان پہلے کی نسبت آئندہ زیادہ تعداد سے کانگریس مین شریک ہون۔ مسلم لیگ صرف ایک فرقہ کی انجمن ہے۔ اوس کا وجود ایک خاص فرقہ کے لئے ہے۔ اگر کوئی فرقہ اپنی شخصیت اور اصلیت کو مٹا ڈالے۔ تو وہ بہی اوس مین شریک ہو سکتا ہے۔ مگر کانگریس مین اس قسم کی کوئی خرابی نہین ہے۔ وہ حقیقی معنون مین ہندوستانیون کی قومی انجمن ہے۔ کیونکہ اوس کا دروازہ ہر مذہب اور قوم کے لئے کہلا ہوا ہے۔ بنگالی نے یہ سوال ایسے وقت مین چہیڑا ہے۔ جب کہ ہر گروہ مین تو میت کے جداگانہ معنی لئے جا رہے ہین۔ اور یہ مسئلہ ابہی تک صاف نہین ہوا ہے کہ قومیت کا دارومدار مذہب پر ہے یا اوس کا رسم ورواج سے تعلق ہے۔ جب مسلمانون مین یہ طاقت ہے۔ کہ وہ قانون کے احاطہ مین اپنے حقوق کے محافظ رہ سکین تو کیا وجہ ہے کہ مسلم لیگ کے اعلیٰ اغراض اور مقاصد کو بالائے طاق کہہ دیا جائے۔

ہوا کا رخ

مولوی سراج الدین احمد صاحب بیرسٹر جو قومی معاملات پر ہمیشہ گہری روشنی ڈالتے ہین مسلمانون کی آئندہ پالیسی کے متعلق رقم طراز ہین۔ کہ نواب وقار الملک نے جو یہ مشورہ اپنے ہم مذہبون کو دیا ہے کہ وہ اپنی حقیقی یا فرضی شکایات کے متعلق پولیٹکل جدوجہد شروع کر دین۔ اسے ناجائز اور قابل ملامت ظاہر کرنے کیلئے مجہے کافی مضبوط الفاظ نہین مل سکتے اگر ہندوستان کے مسلمانون نے اس مشورہ پر عمل کیا تو میرا اندازہ ہے کہ آئندہ زمانہ مین اُن کو صبر رونا اور پچہتانا اور ماتم کرنا پڑے گا۔ جو خیالات نواب صاحب نے ظاہر کئے ہین۔ اگر اون کا اظہار کسی غیر ذمہ دار شخص کی طرف سے کیا جاتا تو مجہے کچہ بہی حیرت نہوتی چونکہ وہ نواب صاحب جیسے اعلیٰ پایہ شخص کی طرف سے کئے گئے ہین جو نہ صرف علیگڈہ کالج ٹرسٹیون کے سکرٹری بلکہ قوم کے لیڈر اور قائم مقام ہین۔ ان خیالات سے جو نقصان قوم کو پہونچ سکتا ہے۔ اس کی کوئی حد نہین ہے۔ اور اس کے خیال تک سے سخت پریشانی ہوتی ہے۔ ہم مسٹر سراج الدین کو اطمینان دلاتے ہین۔ کہ ایسے خیالات سے نواب صاحب موصوف کی یہ منشا نہین ہے۔ کہ مسلمان بہی ایجیٹیٹر بنین۔ وقار الملک بہادر نے اسی مضمون مین جابجا یہ نصیحت کی ہے کہ وہ ملک امن کے دشمن نہ بنین بلکہ آئینی حد مین رہ کر گورنمنٹ کے کانون تک اپنی فریاد کو پہونچائین۔ سر سید مرحوم نے جو پالیسی اختیار کی تہی۔ وہ ایک زمانہ تک مفید ثابت ہوئی۔ لیکن اب اوس پالیسی مین تہوڑا سا تبدل پیدا کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ یہ بالکل ٹہیک ہے کہ مسلمانون کی ہستی انگریزی راج سے وابستہ ہے لیکن جو مانگتا ہے وہی پاتا ہے۔ ایسی حالت مین قناعت پسندی کبہی مفید نہین ہو سکتی۔ اب قوم کو ایسے لیڈرون کی حاجت نہین رہی ہے۔ جو ایک کہانے کمانے والے طبیب کی طرح اپنی دواؤن کے ذریعہ سے ذاتی فائدہ حاصل کرین۔ اور

سو نہین مریضون کی جان کی مطلق پروا نہو۔ اب قوم ایسے آدمیون کو اپنا لیڈر بنانا چاہتی ہے۔ جو بے غرضی سے کام کرین۔ اور خطاب اور تمغہ کی عزت کو اپنی قوم پر نثار کرین۔ اگر مسلمان اپنے قومی جذبات کی موجودگی مین سلطنت برطانیہ کی مشکلون کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے حقوق کی حفاظت بھی کرین تو کیا حرج ہے۔

مان نہ مان مین تیرا مہمان

اگر یہ حکومت بھی انسانی سلطنت ہے۔ کوئی خدائی سلطنت نہین جس سے کوئی غلطی سرزد نہو۔ اور مراعات کا دینا ہر وقت گورنمنٹ کے اختیار مین ہے۔ اور دنیا مین ہمیشہ سے راستی کا بول بالا رہا ہے تقسیم بنگال سے مسلمان ضرور مایوس ہین مگر یہ مایوسی ہندؤن کے باہمی اتفاق سے رفع نہین ہوسکتی۔ کسی قوم کو زندہ قوم بننے کے لئے اپنے بزرگون کے کارنامون سے دلیلین چاہیے۔ اپنی پرانی تدبیرون مین اپنی روح پھونکنی چاہیے۔ تاکہ وہ سیدھے رستہ پر آجائے۔ پس مسلمانون سے ہندؤن کو وہ عمدہ سبق نہین مل سکتا۔ جن کی اونہین ضرورت پیش آئی ہے۔ بڑی شرم کی بات ہے۔ کہ جس قوم سے ہم خود دارانہ برتاؤ کرتے ہوئے چلے آئے ہین۔ آج اوس کے سامنے سرنگون ہوکر بیٹھین۔ جو گروہ ہم سے دامن چھڑائے ہم اوس کا پیچھا لین۔ راجپوت گزٹ رقمطراز ہے۔ کہ جن ہندؤن نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ اور جن کے دماغون مین عقل کا ذرا سا بھی شعبہ موجود ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہین۔ کہ ہندؤن نے جن جن مواقع پر مسلمانون کا ساتھ دیا ہے۔ اپنے لئے کوئی بہتری کی صورت نہین پائی۔ لہذا سرکار انگریزی کے فوائد اور اپنی ہستی کو ضرور برقرار رکھنا چاہیے۔ ٹرکی اور ایران وغیرہ کے نقصان سے ہندؤن کا کیا تعلق ہے۔ وہ اپنی سرکار انگریزی کے فوائد اور اوس کی وفاداری اور اطاعت کے متعلق خیال رکھین۔ ،، راجپوت گزٹ کے اڈیٹر نے جس اعلی دماغی کا اظہار کیا ہے اوسے مسلمانون کو غور سے پڑھنا چاہیے۔ جس گروہ کی خود غرضی یہانتک بڑھ گئی ہے۔ کہ اوسکے اخبارات بھی دوسرون کی بھلائی کا احساس نہین کرسکتے۔ اور وفاداری کے پردہ مین گڑے مردے اکھیڑتے ہین۔ اوس قوم کے آگے سر جھکانا مسلمانون کی ادانی ہے۔

ہزہائی نس سر آغاخان اور مسلم یونیورسٹی

محمڈن ایجوکیشنل ایسوسی ایشن کراچی نے سر آغاخان کی خدمت مین ایڈریس پیش کیا جس کے جواب مین ہزہائی نس نے کہا کہ ہر ایک مسلمان لیڈر کو یونیورسٹی کی ضرورت سے اتفاق ہے۔ آپ نے کہا ۲۵ لاکھ روپیہ وصول ہوجانے پر گورنمنٹ نے چارٹر عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ازانجملہ بیس لاکھ روپیہ جمع ہوچکا ہے۔ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانون کے سامنے ۲۵ لاکھ روپیہ کی کوئی حقیقت نہین ہے۔ دوران تقریر مین آپ نے ہندو مسلمانون کے اتفاق پر زور دیا۔ قوم یونیورسٹی کی عملی صورت دیکھنے کی منتظر ہے۔ جس وقت یہ اہم کام سرانجام ہوگیا۔ تو مسلمانون کی قومی زندگی مین چار چاند لگ جائینگے۔

ریویو رہ نمائے تجارت

یہ باتصویر رسالہ ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن ایل۔ ایم۔ ایس، امرتسر کی تالیف ہے۔ جس مین صنعت و حرفت اور بیماریون کے نسخہ جات کو بحسن خوبی و خوش اسلوبی لکھا۔ مولف صاحب اطمینان دلاتے ہین۔ کہ یہ نسخے مجرب اور آزمودہ ہین۔ اور اسی بنا پر کتاب کی قیمت فی جلد ایک روپیہ ہے۔ شائقین کو چاہیے کہ ایسی چیز بہا چیز کو ہاتھ سے نہ جانے دین۔ ڈاکٹر صاحب سے درخواست کرین۔

انگلینڈ مین خطابون کا بیوپار

اخبار بھارت پرتس لیگرین کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ ولایت مین مختلف خطاب مثلاً نائٹ۔ بیرونٹ پیر وغیرہ فروخت کئے جاتے ہین۔ ان خطابون کے لئے ایک فنڈ قائم ہے جس مین خواہش مندون کو ایک رقم دینی پڑتی ہے۔ نائٹ کے خطاب کی شرح پندرہ ہزار پونڈ بیرونٹ کے لئے ۳۰ ہزار پونڈ پیر کے لئے ایک لاکھ پونڈ مقرر ہے۔ ایک امیر آدمی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اوس نے اسی ہزار پونڈ پر پیر کے خطاب کا سودا کیا جس مین سے پانچ فیصدی پارٹی ایجنٹ کو بطور کمیشن کے دیا جاتا تہا۔ جو لوگ ہندوستان مین خطاب

کے خواہان ہین۔ اونہین ولایت مین خشنا بون کی تجارت پر سرسری نظر ڈال کر ایک سبق حاصل کرنا چاہیے۔

ایڈورڈ گزٹ سے ضمانت

نہایت افسوس سے معلوم ہوا کہ ہم عصر ایڈورڈ گزٹ ایبٹ آباد سے تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی۔ اور اُس کے تین مضامین کو قابل اعتراض خیال کیا گیا۔

کس قدر حسرت کا مقام ہے۔ کہ اسلامی پریس مین ضمانت شدہ اخبارون کی تعداد بڑہتی جاتی ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء مین الحق کی ضمانت ہوئی تھی۔ اور اس سال مین ایڈورڈ گزٹ کو مصیبت کا سامنا ہوا۔ ایڈورڈ گزٹ کا لہجہ کسی طرح اُن اخبارات سے زیادہ تیز نہ تہا۔ جن کا وہ اپنے مضامین مین ڈیفنس کرتا تہا۔ لیکن گورنمنٹ کی مصلحت مین کون دخل دے سکتا ہے۔ جب کہ ہم بھی ایک ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کر چکے ہین۔ ہم جہان تک خیال کرتے ہین۔ یہ ضمانت کا سلسلہ اوس وقت تک قائم رہے گا جب تک دیسی پریس مین اختلاف ہے۔ بڑی ضرورت ہے کہ قومون مین باہمی اتفاق ہو۔ اور ایک ہندوستانی پرچہ تمام ہندوستانی رایون کا عمدہ مرقع ہو۔

غیر ممالک مین اسلام کی ترقی

خوشی کی بات ہے کہ اسوقت وسطی جنوبی امریکہ مین ڈیڑہ لاکہہ سے زیادہ مسلمان موجود ہین۔ جن کو کوئی طاقت تبدیل مذہب پر آمادہ نہین کر سکتی اس وقت وہان سات عربی اخبار شائع ہوتے ہین۔ جن مین مذہب اسلام کی حمایت کی جاتی ہے۔ جنوبی امریکہ تمام مسلمان باشندے حبشی النسل اور اہل سنت والجماعت ہین مسیحی مشنری وہان کی تعداد کو تنگ دلی سے دیکہتے ہین۔ لیکن ایسی صورت مین جب کہ دنیا کے مسلمانون پر تباہی چہائی ہوئی ہے۔ اور تبلیغ مذہب مین اُن وسائل کو کام مین نہین لایا جاتا جو عیسائیون کو حاصل ہین۔ تو یہ بھی تہوڑی تعداد نہین۔ اگر مسلمان اپنے مذہبی دائرہ کو باقاعدہ طور پر وسیع کرین تو آئے دن ترقی ہو سکتی

ٹرکی ہمدردی مین مسلمانان پیکن کا جلسہ

اٹلی کے ناجائز حملون سے دنیا کے تمام مسلمانون مین ایک بے قرارانہ حالت پیدا ہو گئی ہے۔ جاپان میگزین مظہر ہے کہ مسلمانان پیکن نے جمعہ کی نماز کے بعد طرابلس کے غمزدہ مسلمانون سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور نماز پڑھکر نہایت خلوص دل سے ٹرکی کے فتح یاب ہونے کی دعائین مانگی گئین۔ اور اٹلی کی قزاقانہ دست درازی پر تقریرین کی گئین۔ اور بالاتفاق قرار پایا کہ باب عالی کو تار دیا جاوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ٹرکی کی ہمدردی کا اثر تمام دنیا کے مسلمانون کی رگون مین خون کی طرح دوڑ رہا ہے خدا کامیابی عطا کرے۔

انڈین کونسل کی تجویز

اخبار پانیر کی رائے ہے کہ ہندوستانی معاملات کا انتظام کرنیکے لئے ایک انڈین کونسل قائم کی جاوے۔ کیونکہ وزرا کی کونسل ہندوستانی معاملات مین بادشاہ سلامت کو اچہی طرح صحیح مشورہ دینے کے قابل نہین ہے۔ کہ وہ صرف ایک فریق یعنی انگریزی جماعت ہے۔ اخبار مذکور کی اس تجویز پر ایک ہندو اخبار نے یہ لکہا ہے۔ کہ اس کا مطلب ہندوستان کے معاملات اور ہندوستان کی قسمت کی باگ انگریزونکی ایک خاص جماعت کے ہاتہ مین دیدینا ہے لیکن یہ امر صرف بدگمانی پر مبنی ہے۔ انڈین کونسل کے وجود سے تمام اقوام کے حقوق کا تحفظ ممکن ہے۔ اور سب کو انتظام حکومت مین مساوی حصہ مل سکتا ہے۔ کثیر التعداد ہندوستانی انگلو انڈین جماعت پر بہروسا رکہتے ہین۔ اگر ہندوستانی رعایا کی رائے سے ممبرون کا انتخاب ہوا تو اسمین کسی فریق کو نقصان نہین پہونچ سکتا۔

اڈیٹر ہندوستان کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ

۲۲ جنوری کو مولوی محمد شفیع صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گوجرانوالہ کے اجلاس مین وہ مقدمہ پیش ہوا۔ جو ایک مسلمان نے اس بنا پر دائر کیا ہے۔ کہ ہندوستان مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۱ء مین لکہا گیا تہا کہ شخص مذکور گوجرانوالہ کی ہندو پبلک کو تنگ کرتا ہے۔ مقدمہ کے پیش ہونے پر مدعی نے کہا کہ میرے گواہ حاضر نہین ہین۔ تین چار دن کی تاریخ دی جاوے۔ پنڈت رام بہجدت صاحب وکیل اور لالہ حاکم رائے صاحب وکیل ایڈیٹر ہندوستان کی طرف سے پیروکار تہے۔ پنڈت جی نے عدالت کو مخاطب کر کے کہا کہ بدقسمتی سے حالات اس قسم کے ہین کہ اولی تو امید ہے۔ عدالت خود ہی مقدمہ کو کسی دوسری عدالت مین

نالۂ قوم

از نتیجۂ فکر حسرت ناز

یہ کیا کیون دیدۂ خون نابہ افشان رنگ لایا ہے۔
یہ کیا کیون قوم کو حیرت نے آئینہ بنایا ہے۔
یہ کیا کیون چہا گئی ہے بیکسی کاشانۂ دل مین۔
یہ کیا کیون یاس ہے نقش نگار خانۂ دل مین۔
یہ کیا کیون گونہ گونہ جوش زن آب ندامت ہے۔
یہ کیا کیون چشم رہن جلوۂ صبح قیامت ہے۔
یہ کیا کیون صحن گلشن اشک خونین سے شفق گون ہے۔
یہ کیا کیون غم کے ہاتھون سے خمیدہ سر موزون ہے۔
یہ کیا آنکھون مین پہرتی ہے سیاہی شام ہجران کی۔
یہ کیا حسرت کدہ تصویر ہے گور غریبان کی۔
یہ تباہی جو طلسم آرزو ہے درہم و برہم ہے۔
یہ ناکامی جو زبانین کہہ رہی ہین داستان غم ہے۔
نہ ساقی ہے نہ مینا ہے نہ ساغر ہے نہ مے باقی۔
نہ محفل ہے نہ ہو حق ہے نہ مطرب ہے نہ لے باقی
تہپیڑے موج کے آفت مین کشتی ڈگمگاتی ہے۔
ہوائے تند کی رفتار اک محشر اوٹہاتی ہے۔
کہان وہ دلربی کی ادا بزم تمنا مین۔
چلی ہے نا امیدی لیکے حسرت خیز صحرا مین۔
تغافل کا برا ہو جس نے میٹی شان یکتائی۔
نگاہین تھین گر دیکہا حسن جلوہ آرائی۔
دو نور شوق مین سنتے رہے نغمہ تمنا کا۔
رہا افسردہ گلدستہ خیال ہوش افزا کا۔
بیابان طلب مین گرم جولان ہو چکین قومین
یہان وہ بیخودی چہائی نہ جاگا ایک بہی سوتے مین
گذارا موسم گل تن کے چمن آشیانے مین۔
رہی پرواز کی حسرت ترقی کے زمانے مین۔
غضب تہا آشنا ہے جلوۂ امید ہو جانا۔
غبار شوق کے دردن سے محو دید ہو جانا۔

نہ سوجہی کوئی بہی تدبیر ہم کو ذوق مستی مین۔
رقیبون کی بن آئی شیوۂ مطلب پرستی مین۔
اودہر ہر صد نشے نالون سے انداز شکیبائی
ادہر یہ ہے لب خاموش ہو محروم گویائی۔
وہان رنگ فغان کو چارۂ تدبیر سمجہا تہا۔
یہان نقش وفا کو سجادۂ تسخیر سمجہا تہا۔
گیا ہمشق تصویر تو حسن خیالی سے۔
رہی امید از شانوشش تہلو جام خالی سے
دکہایا چشم تر سے گریۂ صد رنج کا عالم۔
اوٹہایا پردۂ دل تا نظر آئین نگار غم۔
جتایا رنگ رعشہ سے کہ ہم پامال حسرت ہین
بتایا دردِ پنہان سے کہ ہم وقف مصیبت ہین
کہا موجِ نسیم صبح سے لے چل گلستان مین۔
ہمارا عقدۂ مطلب کہلے گا سنبلستان مین۔
رہین کنج قفس تک آرزوئین سبزہ و گل کی
کسی نے کان رکہہ کر کب سنی آواز بلبل کی
پکاری نامرادی نالۂ مبہم سے کیا حاصل
بنو تم راز دار عقل رنج و غم سے کیا حاصل۔
ابہی تو لاگ ہے برق حوادث کو نشیمن سے
کہین ایسا نہو تم بے ہوا ہو جاؤ گلشن سے۔
یہ ہمت کا تقاضا ہے پرایا آسرا چہوڑو۔
چلاؤ آپ ہی کشتی امید ناخدا ہو دو۔
رہو مذہب کے حامی علم و دانش کی بنا ڈالو۔
ترقی یا تمدن کو اوسی ترکیب مین ڈہالو۔
خدا چاہے تو ساری مشکلین آسان ہو جائین۔
زمانہ بہر کی خوشیان یہ قوم پہ قربان ہو جائین

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔
سوالات مندرجہ الحق ۱۹ جنوری ۱۹۱۲ء صہ ۱۲ کالم ۲ کے مختصر جوابات ارسال خدمت ہیں درج فرماکر ممنون فرمادیں۔

جوابات

(۱) سؤر کی حرمت کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ جانور اول درجہ کا نجاست خور بے غیرت اور دیوث ہے۔ سنت اللہ یہی چاہتی ہے۔ کہ ایسے پلید جانور کے گوشت کا اثر بھی اخلاق اور روح پر پلید ہی ہو۔ اور یہ ڈاکٹروں اور اطبار کا مسلم مسئلہ ہے۔ کہ غذاؤں کا اثر انسان کی روح پر ضرور پڑتا ہے۔ یہی ایک جانور ہے جس سے بڑھکر کوئی بیحیا جانور نہیں۔ شہوت اور غضب دو ایسی چیزیں ہیں۔ جو تمام اخلاق فاضلہ کو بگاڑ دیتی ہیں۔ اور دونوں اول درجہ پر اس جانور میں موجود ہیں۔ اسی لئے اُس حکیم علیم خدا تعالےٰ نے تمام انبیاء و راستبازوں کو اور اُن کے پیرون کو طیبات کہانے کا حکم دیا۔ اور ایسی اشیا جو جسم۔ روح۔ اخلاق کی تباہ کرنے والی ہیں۔ اون سے منع فرمایا۔ خنزیر اور سُور کے الفاظ میں ہی اوس کی حرمت موجود ہے۔

(۲) اس کی حرمت توریت کتاب احبار باب ۱۱۔ آیت ۷ صہ ۱۹۹ (مطبوعہ امریکن مشن پریس لودیانہ) بدین الفاظ موجود ہے۔

"اور سؤر کہ کھُر اُس کا دو حصہ ہوتا ہے۔ اور اوس کا پاؤں چرا ہے پر وہ جگالی نہیں کرتا وہ بھی ناپاک ہے تمہارے لئے۔ تم اُن کے گوشت میں سے کچھ نہ کہائیو اور اُن کی لاشوں کو نہ چھوئیو کہ یہ ناپاک ہیں تمہارے لئے"۔ رہی انجیل میں اُس کی حرمت سو چونکہ انجیل شریعت کی کتاب نہیں اور نہ اُس میں سؤر کھانے کی حلت آئی ہے۔ اور پھر سب سے بڑھکر یسوع کہتا ہے کہ:۔

"یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا ہوں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں"۔
(انجیل متی باب ۵ درس ۱۷۔ صہ ۸ (مطبوعہ امریکن مشن پریس لودیانہ)
ظاہر ہے کہ جب موسیٰ کی کتاب میں اوس کی حرمت ہے تو انجیل میں اوس کی حلت ہو ہی نہیں سکتی۔

(۳) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے علاوہ حرمت ساتھ ہی بیان فرماد ہے جیسا فرمایا۔

(ا) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ تا وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ۔ وجہ ان کی حرمت کی ذٰلِكُمْ فِسْقٌ۔ یعنی اِن کی حرمت کا موجب فسق ہے۔ (سورہ مائدہ آیت ۳)

(ب) پھر سورۂ انعام آیت ۱۴۶ میں فرمایا۔ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا یعنی وہ ناپاک ہے یا بد دینی کا موجب۔

معلوم ہوا کہ جس قدر اشیا حرام کی گئی ہیں جن میں سؤر کا کہانا بھی ہے وہ نجاست فسق کی بنا پر حرام کی گئی ہیں۔ پس جو خوشگوار جسم اور روح واخلاق کے لئے صحت بخش غیر مضر ہیں وہ حلال ہیں۔ اوس کے خلاف نجس مضر جسم و روح واخلاق حرام ہیں جیسا کہ فرمایا۔
وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ۔ (سورہ اعراف آیت ۱۵۷)
یعنی پاک چیزوں کو حلال ٹہیرتا اور ناپاک کو حرام کرتا ہے۔

(نوٹ) توریت وانجیل کے حوالہ جات جو میں نے دیئے ہیں وہ ہر ایک اردو توریت وانجیل سے باب وآیت کا حوالہ دیکھکر نکل سکتے ہیں۔
اگر پادری صاحب اس پر کوئی اور اعتراض کریں تو بذریعہ اخبار اطلاع دی جاوے۔ اور اُن سے حلت سؤر کا مسئلہ از روئے شریعت عیسوی دریافت کیا جاوے۔ . . . .

خاکسار ابو الفضل احمدی بھٹنڈہ

قادیان بٹالہ سڑک

ہمیں تعجب آتا ہے کہ ہمارے قومی آرگن الحکم وبدر باوجود اس بات کا تجربہ حاصل ہو چکنے کے کہ اُن کے گذشتہ مضامین دربارہ سڑک قادیان کوئی ظاہرا نتیجہ پیدا نہیں کرسکے۔ اور سڑک کا معاملہ کئی سال سے جوں کا توں پڑا ہے۔ اگر ہمارے بزرگان قوم کو اپنی تکالیف کا فکر ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ ضرور ہے تو کیوں نہیں ایک ڈیپوٹیشن معززین قوم کا صاحب ضلع کی وساطت سے جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں اپنی تکالیف کے اظہار کے لئے حاضر ہوتا جس سے کوئی فوری نتیجہ نکلنے کی امید کی جاسکے۔

صرف اخبارات کے ذریعہ عرض داشت کرنا اتنا مفید نہین ہوسکتا جتنا اگر بزرگان قوم کا خود اپنے صوبہ کے مہربان حکمران کی خدمت مین اصالتاً حاضر ہوکر بہی روزمرہ تکالیف کا اظہار کرنا مفید ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے موجودہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر وحضور لاٹ صاحب بہادر جیسے مہربان حکمرانون سے اس بارہ مین بہت کچہہ امید کامیابی ہے۔ امید ہے کہ اس عاجزانہ گذارش پر بزرگان قوم توجہ فرماوینگے۔ والسلام

خاکسار محمد ظہور الٰہی احمدی

لالہ

گذشتہ سے پیوستہ

اگست کا مہینہ ہے۔ چاند کی چودہوین تاریخ ہے۔ گویا تمام رات کی چاندنی ہے۔ احمد شاہ اپنے گلٹ کے دہوئی بجرے مین سوار ہوکر سلور لیک کی سیر کر رہا ہے۔ چار پانچ آدمی علاوہ کہیلنے والون کے اور بہی ساتہہ بیٹہے ہین۔ یہ ساتہہ والے آدمی نہ تو مصاحبین مین سے ہین اور نہ وزیر اور نہ مشیر ہین۔ بلکہ ظاہری لباس اور نرالی قطع وضع کے لحاظ سے گویئے اور ہندوانی طرز کے بہاٹ معلوم ہوتے تہے۔ گویا سب کے سب گہٹیا طبقہ کے لوگ ہین۔ پیہم شراب کا دور چل رہا تہا۔ اور گویئے راگ گا گا کر بادشاہ کے عیش کو اور بہی دوبالا کر رہے ہین۔ واہ واہ سبحان اللہ۔ آفرین۔ مرحبا کی صدائین اوس ہو کے عالم مین فرشتون کے چٹکیان لے رہی تہین۔ ہر ایک گویئے نے نمبر دار اپنی اپنی خوش الحانی اور جادو بیانی کے جوہر دکہائے۔ ان سے ہر ایک اپنے دوسرے حریف سے گوئی سبقت لیجانے کی سعی گرم کوشش کر رہا تہا۔ اور بادشاہ بہی ایسا محظوظ ہو رہا تہا۔ کہ آج دنیا مین اس کے سوا دوسرا نہین۔ جب مسلمان گویئے اپنا اپنا فرض ادا کر چکے۔ تو بعد مین ہندو بہاٹ کی نوبت آئی۔ اس نے پہلے بادشاہ کی تعریف وتوصیف اور لڑائیون مین اوس کی مردانگی اور بہادری کے کارنامون کا نقشہ کہینچنا شروع کیا۔ اور پہر وہ رجیہ وقصیدہ جو اوس زمانہ کے شاعرون اور کبیرون نے پربت سنگہ کی لڑکی لالہ کی پارسائی اور اوس کے حسن وجمال کی تعریف مین لکہے تہے۔ ایسی خوش الحانی سے گاکر سنائے کہ بادشاہ کے صبر اور استقلال کی باگ ہاتہ سے چہوٹ گئی۔ اور ایسی بیہوشی کا عالم طاری ہوا کہ اوسے اپنا آپا تک سجہائی نہ دیتا تہا محبت کی تیز رفتاری قوت کہربا کی طرح اوس کے رگ وریشہ مین دوڑ گئی۔ ہوش وحواس کو رخصت کر کے لالہ کے عشق کے واسطے جگہ خالی کردی

تمام سیر دیر چہوڑ چہاڑ سیدہا دارالخلافہ مین آیا۔ وہان اکثر مصاحبون اور ندیمون سے پربت سنگہ کی لڑکی کے مزید حالات کی تحقیق کرائی انہون نے یکزبان ہوکر عرض کیا۔ کہ بیشک لالہ مین وہ تمام خوبیان موجود ہین۔ جو اعلیٰ درجہ کے خوبصورت اور صاحب حسن وجمال مین ہونی چاہئین۔ درحقیقت لالہ شاہی محلات کے زیب وزینت دینے کے قابل ہے۔ بادشاہ کے عشق کی آگ اور بہی زیادہ بہڑک اوٹہی۔ بہلا اوسے اس قدر تاب کہان تہی کہ لالہ کے بغیر اب ایک سوم بہی آرام چین سے رہ سکے۔ فوراً ایک پروانہ لکہہ کر پربت سنگہ کے پاس بہیجا۔ اور تاکید کر دی کہ جس قدر جلد تم جاسکو جاؤ۔ قاصد دو دو دن کا راستہ ایک ایک دن طے کرتا ہوا چہٹے دن سہ پہر کے وقت لاہور جا پہونچا۔ چوبدارون اور نقیبون کے ہاتہ اپنے آنے کی اطلاع کرائی۔ راجہ نے داروغہ مہمان خانہ کو بلا کر تاکید کر دی۔ کہ شاہی مہمان کی ہر طرح خاطر تواضع کیجائے۔ اور تمام مہمانداری کے لوازمات بجا لائے جائین۔ ہم علی الصباح شرف باریابی سے مشرف فرمائین گے۔ غرض نہایت اعلیٰ پیمانہ پر بادشاہی ایلچی کی آؤ بہگت ہوئی۔ وہ بہی نہایت بے چینی سے صبح کے انتظار مین کروٹین بدلتا رہا۔

اوہر صبح کی گجردم بجی۔ اودہر راجہ پربت سنگہ نے رام سنگہ ولیعہد اور اپنے دیگر بیٹون اور چند قریبی رشتہ دارون کو جمع کر کے ایک مختصر سا دربار کیا۔ اور اوس مین شاہی ایلچی کو طلب فرمایا۔ ایلچی حاضر ہوکر مجرا بجا لایا۔ اور نہایت ادب سے احمد شاہ بادشاہ کا خریطہ پیش کیا۔ منشی موجود تہا اوس نے راجہ کے حکم سے اوسے پڑہنا شروع کیا۔ منشی خط پڑہ رہا تہا۔ اوس کے ایک ایک جملے سے راجہ کی آنکہون مین خون اوتر رہا تہا۔ اور چہرہ کی رنگت لحظہ بلحظہ متغیر ہو رہی تہی۔ آخرکار غصے کے مارے راجہ کا جسم کانپنے لگ گیا۔ اوس نے ایک نظر بہر کر حاضرین دربار کی طرف دیکہا۔ سب کے سب ہاتہ باندہ کر اور گردنین جہکا کر کہڑے ہو گئے۔ جس کا مطلب یہ تہا۔ کہ ہم بندگان درگاہ حضور کے تابع فرمان ہین۔ حکم مین دیر ہوگی تعمیل مین دیر نہ ہوگی۔ راجہ نے جب حاضرین کی منشا کو معلوم کر لیا۔ تو دو حرفی جواب اوس کاغذ کی پشت پر لکہوا کر اسی قاصد کے ہاتہ روانہ کر دیا۔ جس کا مطلب یہ تہا کہ اے سندہ کے مغرور بادشاہ بہتر تو یہ تہا کہ تیرے اس خط کا جواب تیرے ایلچی کو تلوار سے دیا جاتا۔ مگر چونکہ اوس بیچارہ کا کیا قصور ہے۔ اس لئے مین تمکو آگاہ کرتا ہون۔ کہ لاہور کا راجہ ان راجپوتون مین سے

نہین ہے۔ کہ دنیاوی لالچ کی وجہ سے اس قسم کی ذلیل حرکت کو پسند کرے جب تک راٹھوڑون کی خون ہماری اور ہماری رعایا کے بچہ بچہ کے رگ و ریشہ مین ہے۔ تم ہرگز اپنے ارادہ مین کامیاب نہین ہو سکتے مجھے امید ہے۔ کہ تم اس جواب کو پڑھ کر اپنی مراد حاصل کرنے کے واسطے طرح طرح کے ناجائز وسائل اختیار کروگے۔ افسوس کہ تجھے تیرے نفس نے اندھا کر دیا۔ یقیناً تیری اور تیری سلطنت کے بربادی کے دن نزدیک آرہے ہین۔

احمد شاہ کو انتظار کی ایک ایک گھڑی ایک ایک سال کی برابر گذر رہی تھی۔ اوسے اچھی طرح سے معلوم تہا۔ کہ پرتاب سنگھ میری درخواست کو نامنظور نہ کرے گا۔ بلکہ اس رشتہ کو نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ اور اپنے لئے فخر سمجھے گا۔ لیکن جب روکھا سوکھا جواب اوس کی نظر سے گذرا۔ تو مارے غصے کے اوس کا چہرہ لال ہو گیا۔ اُس کو ہرگز امید نہ تھی۔ کہ پرتاب ایسا کڑوا جواب دیگا۔ باقی دارد!!

امانت علی خان

انجمن معاون الاسلام سنبھل کے مدرسہ یتیم خانہ کے اجرا کا جلسہ

عرصہ سے انجمن ہذا مین یہ تجویر پیش تہی کہ ایک مدرسہ جاری کیا جاوے جس مین تمام شہر کے بچے تعلیم مذہبی پاوین خصوصاً یتیم بچون کی تعلیم کے علاوہ خورد و نوش و دیگر ضروریات کی انجمن کفیلی بنکر پرورش کرے اگرچہ یہ بارگران انجمن کی قوت سے باہر تھا مگر بعض عالی قدر بلند حوصلہ بزرگ ہمت حضرات نے کافی اطمینان دلا کر انجمن کے اس خیال کو روشنی مین لانیکی سعی فرمائی جسکے ہمرہ مین یکم صفر ۱۳۳۰ ہجری نبوی صلعم ۹ بجے صبح یتیم خانہ کے اجرا کا جلسہ بصدارت جناب ڈاکٹر محمد زبردست خان اہلشتر منعقد ہوا۔ جس مین شہر کے اکثر معززین نیز سوداگران شہر یک تھے مکان یتیم خانہ شہر کا رجلسہ پڑھا اول جناب حافظ محمد یعقوب صاحب نے ایک رکوع کلام پاک کا تلاوت فرمایا بعد ازان مولانا جمیل احمد صاحب ناظم انجمن کا وعظ ہوا جسمین مولانا موصوف نے احادیث و قرآن شریف سے یتیم بچون کی پرورش اور ان کی خدمت کی بجا آوری پر دردناک الفاظ مین بیان کرتے ہوئے اہل شہر کو توجہ دلائی کہ وہ اس مدرسہ کی ترقی اور بہبودی کی سعی فرمائین۔ بعد مین مولوی سید حامد علی صاحب نائب ناظم یتیم خانہ نے کچھ تجاویز پیش کین جو بااتفاق رائے پاس کی گئین۔

۱۲ بجے جلسہ دعا پر ختم کیا گیا۔ ہم امید کرتے ہین کہ ہماری قومی بزرگ توجہ امدادی سے ہاتھ ان کو شکریہ کا موقع عطا فرمائینگے فقط

خادم القوم محمد مبارک حسین جنرل سیکریٹری انجمن معاون الاسلام

سنبھل

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری سنین عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ بکرمی۔ ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخین اور دن بالمقابل دیئے گئے ہین۔ ہر ایک کاروباری انسان صاحب جائداد۔ رئیس یا جج مجسٹریٹ رجسٹرار منصف۔ مورخ۔ اڈیٹر۔ وکیل۔ مختار۔ مہاجن ساہوکار عرضی نویس۔ ایجنٹ۔ پٹواری۔ نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ انصاف اور امن اور اعتدال قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخون کے انتظام اور نگہداشت پر ہے۔ اس کے بغیر بہی کھاتے وثیقے۔ پرانے دستاویز۔ خانہ مضمون گواہون کے بیانات لکھنے مین صحیح رائے کا قائم کرنا مشکل ہے۔ پرانی جنتریون کی تلاش مین کس قدر محنت شاقہ ہے۔ قیمت اصلی ۸ رعایتی آخیر فروری تک صرف ۶ معہ محصول ڈاک۔

المشتہر

بدر ایجنسی قادیان

ضرورت

انجمن معاون الاسلام سنبھل کو دو واعظین کی ضرورت ہے شرائط اور تنخواہ کی بابت بذریعہ خط وکتابت طے کر سکتے ہین

المشتہر

محمد مبارک حسین جنرل سکرٹری انجمن معاون الاسلام

سنبھل ضلع مراداباد

خبرین

لفٹننٹ گورنر بنگال نے یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ کلکتہ کو ۵۰۰ روپیہ کتابون کے خریدنے کو عطا فرمایا۔

اخبار پایونیر کا نامہ نگار پشاور سے خبر دیتا ہے کہ امیر صاحب نے جو موٹر کارین خیبر اور کابل کے درمیان نئی سڑک پر چلانے کے واسطے منگوائی تھین وہ آگئین ہین اور ہر ہفتہ کابل کو روانہ ہو رہی ہین۔

مسٹر جے ۔ ڈی جینہ محکمہ زراعت و فلاحت ہند مین بطور زاید ماہر زراعت کے مقرر ہوئے ہین اور مسٹر عبداللہ ابن یوسف اعلے ڈپٹی کمشنر ممالک متحدہ گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ مال مین ایڈیشنل ڈپٹی سکرٹری بنائے گئے ہین۔

ڈھاکہ کے مقدمہ سازش کا اپیل کلکتہ ہائیکورٹ کے خاص بنچ مین سماعت پذیر ہو رہا ہے۔

ہائیکورٹ مدراس کے رجسٹرار کو شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کی دستخطی تصویر بطور تحفہ مرحمت کی گئی ہے۔ جو ہائیکورٹ کے کمرے مین آویزان کی جائیگی۔

سر جے میکفرس صاحب کے امپیریل لیجس لیٹیو کونسل کی ممبری سے مستعفی ہونے کا اعلان کیا گیا۔

انگلشمین لکھتا ہے کہ فیروزپور کے ایک غریب آدمی نے اظہار وفاداری کے طور پر شہنشاہ معظم کی خدمت مین ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر سکرٹری نے ارسال کیا تھا۔ جسکو حضور ممدوح کے پرائیوٹ سکرٹری نے شہنشاہ کی طرف سے قبول فرمایا۔ اور اسکی وفاداری کی داد دی۔

لارڈ کچنر اور سر ونگیٹ گورنر سوڈان و سپہ سالار افواج مصر و قیصر و قیصرہ معظمہ کے استقبال کے لئے سوڈان کے بندر پورٹ سوڈان مین پہونچگئے ہین۔ لندن مین شاہی مراجعت پر حضورین کا کمال جوش سے استقبال ہوگا۔

جاپان کے شہر اوساکا مین ۵۲۶۸ گھر جل گئے ہین تیئس ہزار باشندے بے خانمان ہوئے۔

چین کے تغیر پذیر حالات کی وجہ سے مدبرین انگلستان کو برہما کی سرحد متصل چین اور سکم بہوٹان و تبت مین انگریزی اغراض کی حفاظت کا خاص خیال رکھنے کا مشورہ دینے لگے ہین۔

ایران کے راستہ روسی علاقہ قاف سے سرحد ہندوستان تک ریل بنانے کی تجویز کا ملی پہلو روسی فرانسیسی اور انگریزی بنکون نے بالکل مرتب کرلیا ہے۔

مسٹر تلک نے مانڈلے سے ۳ جنوری کو ایک خط اپنے رشتہ دارون کو تحریر کیا تھا۔ جو اخبار کیسری پونا مین شایع ہوا ہے اس خط مین مندرج ہے کہ ان کی رہائی کی افواہ بے بنیاد ہے۔ نیز لکھا گیا ہے۔ کہ مسٹر موصوف کی صحت عمدہ ہے۔

کلکتہ مین تمام اعلے ریلوے افسرون کی کانفرس ۱۷ سے اجلاس کر رہی ہے۔

مہاراجہ ریوا نے ایک انگریز پر ایک لاکھ روپیہ دلا پانے کی نالش بروئے ہنڈی کی ہے۔

ولایت کے سوتی کارخانون کے مالکون اور کاریگرون مین سر دست چھ مہینون کے لئے قرارداد ہوگئی ہے۔ کوئلہ کی کانون کے مزدورون کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہین ہوا۔

ملک سویڈن کی حکومت نے عورتون کو پارلمنٹ کے ممبر بننے اور انتخاب ممبران مین رائے دینے کے استحقاق کی تجویز پارلیمنٹ مین پیش کردی ہے۔

قیصر معظم جب کلکتہ مین تھے تو نواب صاحب رامپور نے ان کے معائنہ کے لئے اپنے کتب خانہ کی چند قلمی کتابین جو بالکل نایاب ہین پیش کین۔

چین۔ خاندان مانچو کے تمام شاہزادون نے جمہوری حکومت کا قیام منظور کرلیا ہے۔ مغربی صوبجات ملک مین قتل و نہب کا ہیبت ناک سلسلہ جاری ہے۔

جرمنی بحری معرکہ آرائی کے لئے ایک تیسرا بیڑہ مرتب کرنے والی ہے۔ اس مین ۸ کلان جہاز ہونگے جنہے۔ نئے جو زیر تعمیر ہین اور دو جواب بھی کام دے رہے ہین۔

بنگال بنک نے شرح سود قرضہ بڑہا کر ۲ فیصدی سالانہ کردی ہے۔

تصدیق کلام ربانی

بجواب

مسلمانی کے بانی کی کہانی

دہلی میں پچھلے سال ایک نامعقول پر از جہالت و ضلالت ٹریکٹ مسمی مراری لال آریہ اپدیشک نے حضور انور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہایت بیباکانہ گندہ دہانی سے لغو و بیہودہ اعتراضات لکھکر شایع کیے تھے۔ اس کا مکمل و مفصل جواب مندرجہ عنوان نام سے قریباً تیرہ جزو پر لکھوا کر شایع کیا ہے۔ اس میں حضور پر نور صلعم کی صداقت اور پاکدامنی کا ثبوت بڑے بڑے مشاہیر فلاسفران و علماء یورپین کی شہادتوں سے دیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت بہت مختصر یعنی صرف ۸

باہتمام منشی محمد عبد اللہ مینیجر ... علی صاحب پرنٹر و پبلشر انجمن پریس ... سے شائع ہوا

... عبد الحمید عفی عنہ تلمیذ عالیجناب منشی عبد الرحیم صاحب